باغ و بہار کا ماخذ

اردو کی مایہ ناز تصنیف "باغ و بہار" کے ماخذ کے بارے میں مختلف نظریات و خیالات ہیں۔ خود مصنف میر امن کا کہنا ہے کہ یہ قصہ میں نے امیر خسرو کے قصے "چہار درویش" سے لیا ہے۔ کتاب کے دیباچے میں لکھتے ہیں:

"جو صاحب دانا اور ہندوستان کی زبان بولنے والے ہیں ان کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ قصہ چہار درویش کا ابتداء میں امیر خسرو دہلوی نے اس تقریب سے کہا کہ حضرت نظام الدین اولیاء زری بخش جو ان کے پیر تھے ان کی طبیعت ماندی ہوئی۔ تب مرشد کے دل بہلانے کے لئے امیر خسرو یہ قصہ ہمیشہ کہتے اور بیمارداری میں حاضر رہتے۔ اللہ نے چند روز میں شفا دی۔ تب انہوں نے غسل صحت کے دن یہ دعا دی کہ جو کوئی اس قصے کو سنے گا خدا کے فضل سے تندرست رہے گا۔ جب سے یہ قصہ فارسی میں مروج ہوا۔ میں نے بھی اس

محاورے سے لکھنا شروع کیا جیسے کوئی باتیں کرے ۔

(بقلم خود دیباچہ باغ و بہار میر امن)

قصہ چہار درویش کے بارے میں عام خیال یہی ہے کہ یہ قصہ حضرت امیر خسرو نے لکھا لیکن نہ تو امیر خسرو کی تصنیف میں اس قصہ کا ذکر ہے اور نہ ہی اس فارسی قصہ میں اس کا تذکرہ ہے۔ قصہ کے شروع میں حمد کے جو اشعار ہیں وہ بھی امیر خسرو کے نہیں۔ امیر خسرو جیسا صاحب کمال اور قادر الکلام شاعر کسی دوسرے شاعر کے اشعار کیوں استعمال کرنے لگا۔ ان باتوں سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ یہ قصہ امیر خسرو کا لکھا ہوا نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ امیر خسرو نے حضرت نظام الدین کی علالت میں یہ قصے سنائے ہوں اور انہوں نے دعا دی ہو۔ اور اس سے یہ امیر خسرو کی طرف منسوب کر دیا گیا ہو۔ بہرحال "باغ و بہار" کا ماخذ

قصہ چہار درویش مانا جاتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالحق
نے اس مسئلے پر بڑی تحقیق سے بحث کی ہے۔ وہ
اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ "باغ و بہار" کا ماخذ
"نوطرز مرصع" ہے۔ عبدالحق کا لکھنا ہے کہ یہ بات
تعجب خیز ہے کہ میر امن نے فارسی کتاب اور
اس کے ترجمہ کا ذکر تو کیا مگر 'نوطرز مرصع'
کا نہیں۔ اس سلسلہ میں مولف "باغ و بہار"
کے ایک قدیم نسخہ (جو لکھنؤ یونیورسٹی کے کتب خانے
میں محفوظ ہے) کے اسی اشاعت میں ڈاکٹر گلکرسٹ
نے انگریزی میں لکھا ہے!

"عطا حسین خان نے ابتداً اصل فارسی سے
اس کا ترجمہ شائع کیا مگر چونکہ اس کی زبان
بوجہ کثرت تراکیب محاورۂ فارسی و عربی
مغلق اور ناقابل ادراک اہل زبان مانی گئی تھی۔ اس
لیے اس نقص کو رفع کرنے کی غرض سے
کالج کے ملازمین میں سے میر امن دہلوی
نے مذکورہ بالا ترجمہ سے موجودہ متن تیار کیا ہے۔ 66

دوسرا مسئلہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ
میر امن نے "باغ و بہار" لکھتے وقت نو طرز مرصع
ہی کو سامنے رکھا۔ بعد کو دوسرے ناشران کتب
نے "باغ و بہار" کو چھاپا تو اس کی یہ بات
اُڑا دی جس کے سبب ڈاکٹر عبدالحق جیسے
شخص کو بھی مغالطہ ہوا۔

میر امن نے افسر میر عطا حسین تحسین کی
نو طرز مرصع ہی کو پیش نظر نہیں رکھا بلکہ
مطبوعہ فارسی نسخہ "چہار درویش" مصنفہ
میر احمد خلف شاہ محمد کو بھی پیش نظر
رکھا ہے۔ "باغ و بہار" میں قصے کے اجزا کی
جو ترتیب ہے وہ اسی فارسی نسخے کے مطابق
ہے البتہ کہانی کہنے کا ڈھنگ اور عبارت
"نو طرز مرصع" ہی کا طرز ہے۔ "نو طرز مرصع"
کے نسخے میں ہندی کے پانچ دوہے ہیں۔
"باغ و بہار" میں تین دوہے ہیں۔ ان میں سے

Scanned with CamScanner

دو "نوطرز مرصع" ہی سے لیے گئے ہیں۔
میر امن نے باغ و بہار کی درویش فارسی
والے نسخے سے اخذ کی ہے۔ اور عبارت میں نوطرز
مرصع ہی کو پیش نظر رکھا ہے۔ میر امن کی
تصنیف "باغ و بہار" کے ابتدائی ایڈیشنوں میں
"امیر خسرو" اور "نوطرز مرصع" دونوں کا حوالہ
ملتا ہے۔

——— X ———